جماعتِ اسلامی
اور
شیعہ مذہب
محمد یحییٰ انصاری اشرفی
شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
www.nafseislam.com

جماعتِ اسلامی
اور
شیعہ مذہب
محمد یحییٰ انصاری اشرفی
شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : جماعت اسلامی اور شیعہ مذہب

مرتب : محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح و نظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)

اشاعت اوّل : اگست ۲۰۰۳

تعداد : ۵۰۰۰

قیمت : 15 روپے

MAKTABA ANWARUL MUSTAFA

Moghalpura, Hyderabad - A.P.
Phone : 55712032, 24477234

☆ مکتبہ اہل سنت و جماعت، متصل قدیم اچار گھر، مسجد چوک، حیدرآباد۔

☆ سیدی ایجنسیز، پتھرگٹی، حیدرآباد۔

☆ کمرشیل بک ڈپو، چار مینار، حیدرآباد۔

☆ مکتبہ عظمیہ شیخ محلہ بس اسٹانڈ، چار مینار۔

☆ جامع مسجد محمدی گلشن باغ، حیدرآباد۔

☆ [illegible] حیدرآباد۔

فہرست مضامین

جماعتِ اہلحدیث کا فریب : جماعتِ اہلحدیث کا نیا دین

اہلحدیث اور شیعہ مذہب

اہلحدیث دور جدید کا ایک نہایت ہی پُرفتن' بدعقیدہ' دہشت گرد' دھوکا باز اور بدحق فرقہ ہے۔ اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے انگریزوں نے جاگیر' مناصب اور نوابی دے کر اس باطل فرقے کے ہاتھ میں آزادی مذہب اور عدم تقلید کا جھنڈا تھما دیا تھا۔ اہلحدیث کا بنیادی مقصد اسلامی افکار نظریات و افکار اور صحابہ کرام' تابعین عظام' محدثین ملت' فقہائے اُمت' اولیاء اللہ' ائمہ دین' مجتہدین و مجددین اسلام اور اسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت ہے۔ تفسیر بالرائے' احادیث مبارکہ کی من مانی تشریح' خود ساختہ عقائد و مسائل' انکار فقہ اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی وگستاخی اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے

مذہب اہلحدیث کے خصوصی عقائد و مسائل اور پوشیدہ رازوں سے واقفیت کے لئے مندرجہ بالا تینوں کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین .... اما بعد

دین اسلام

اسلام ایک دین کی حیثیت سے اپنے دوٹوک حقائق رکھتا ہے جنہیں تسلیم کرنے والوں کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اسلام کے سارے عقائد کی بنیاد ہی ذات رسول اکرم ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کو رسول مان لینے کے بعد ہی قرآن اور تمام اسلامی احکام جنہیں لے کر رسول خاتم ﷺ مبعوث ہوئے تسلیم کئے جاتے ہیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار بھی انسان کو دائرۂ اسلام سے باہر کر دیتا ہے۔ قرآن وسنت اسلام کی بنیادیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآنی سانچے میں ڈھلی ہوئی پاکیزہ ترین جماعت ہے اور اسی جماعت صحابہ کے افضل ترین افراد یعنی خلفائے راشدین نے درحقیقت رسول اکرم ﷺ کی روش اور منشاء کے عین مطابق دنیا میں اسلامی نظام حیات کو برپا کیا۔ آج دنیا بھر کے مسلمان ان کے مرہون منت ہیں۔

الحمد للہ ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ جاننا چاہئے کہ دین اسلام میں عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں۔ جس طرح درخت کی جڑ کٹ جائے یا خراب ہو جانے سے شاخیں مُرجھا کر فنا ہو جاتی ہیں اسی طرح عقائد کے نہ ہونے یا بگڑ جانے سے اعمال خراب و برباد ہو جاتے ہیں۔۔
اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بہت ضروری ہے۔

قصر شیعیت کے بنیادی ستون

اعتقادی بنیاد: (۱) عقیدۂ تحریف قرآن یعنی قرآن مجید میں لفظی و معنوی طور پر ظاہری و باطنی تحریف و تبدیل کی کوشش کرنا کہ مذہب کی اصل بنیاد ہی مشتبہ و مشکوک ہو جائے (۲) واسطہ قرآن و حدیث یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف دلوں میں بے اعتمادی و بے اطمینانی پیدا کرنا کہ جب عام مسلمانوں تک دینی تعلیمات کے یہ ذرائع اور واسطے ہی ناقابل اعتماد اور غیر معتبر قرار پا جائیں گے تو اصل تعلیمات دین میں تحریف و تبدیل کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

عملی خصوصیات: (۱) عیش کوشی و نفس پرستی کے لئے نکاح کے شرعی طریقہ کے علاوہ متعہ کے نام پر زنا کی گنجائش نکال لینا (۲) حق سے پہلو تہی اور روگردانی کے لئے مذہب و ثواب کے نام پر تقیہ کا چور دروازہ کھول لینا۔

شیعیت کے یہ امتیازات اور بنیادی خصوصیات اچھی طرح متعارف و مشہور ہیں ان کے لئے کسی قسم کا حوالہ و ثبوت پیش کرنے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ شیعہ مذہب کے عقائد و مسائل سے واقفیت کے لئے دیکھیں ہماری کتاب "اہلحدیث اور شیعہ مذہب"

آئینۂ مودودیت میں چہرۂ شیعیت

عقیدۂ تحریفِ قرآنی کی بنیاد: مودودی صاحب نے اپنی تحریک کی بنیادی اور ابتدائی کتاب "قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں" میں تحریف قرآنی کے شیعی عقیدہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔ ''عرب میں جب قرآن پیش کیا گیا تھا اس وقت ہر شخص جانتا تھا کہ الٰہ کے معنی کیا ہیں اور رب کسے کہتے ہیں..... لیکن بعد کی صدیوں میں رفتہ رفتہ

ان سب الفاظ (الٰہ ۔ رب ۔ عبادت ۔ دین) کے وہ اصلی معنی جو نزول قرآن کے وقت سمجھے جاتے تھے بدلتے چلے گئے یہاں تک کہ ہر ایک لفظ اپنی پوری وسعتوں سے ہٹ کر نہایت محدود بلکہ مبہم مفہومات کے لئے خاص ہو گیا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کا اصل مدعا ہی سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل ہو گیا۔۔۔ پس یہ حقیقت ہے کہ محض ان چار بنیادی اصطلاحوں کے مفہوم پر پردہ پڑ جانے کی بدولت قرآن کی تین چوتھائی سے زیادہ تعلیم اس کی حقیقی روح نگاہوں سے مستور ہو گئی" (قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

عقیدۂ تحریف کی طرف رہنمائی کسی حد تک اسی مندرجہ بالا عبارت ہی سے ہو جاتی ہے۔ مودودی صاحب کی تحقیق یہ ہوتی ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ کی لغوی تشریح' اصطلاحات کی تعبیر و تفہیم اپنی ذاتی رائے سے خود پیش کر دیں کہ اس آیت میں اس لفظ کا یہ مفہوم مراد ہے اور اُس آیت میں اُس کا یہ مفہوم مراد ہے۔۔ کسی کو مجال اختلاف نہیں' سب موصوف کے علم و تحقیق کا لوہا مان لیں۔

تفسیر قرآن کے لئے اتنی بات ہرگز کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اور معتمد مفسرین نے بھی یہی معنٰی مُراد لئے ہیں۔۔ بغیر اس مرحلہ کے طے کئے ہوئے جو تفسیر ہو گی وہ اہل مذہب کے نزدیک دعوائے بے دلیل ہی کا مصداق ہو گی۔ مودودی صاحب نے 'قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں' میں تفسیر بالرائے کی یہی بنیادی غلطی کی ہے۔

عقیدۂ تحریف کا نقطۂ انحراف : مودودی صاحب نے اپنی اسی کتاب میں قرآن کی چار بنیادی اصطلاحات پر مفصل بحث فرمانے کے بعد آخری حصہ میں عقیدۂ تحریف اور جذبۂ انحراف کی بنیاد رکھدی ہے۔ موصوف لفظ 'دین' کی تشریح فرماتے ہیں:

"یہ لفظ 'دین' عربی ذہن میں چار بنیادی تصورات کی ترجمانی کرتا ہے (۱) غلبہ و تسلط کسی

ذی اقتدار کی طرف سے (۲) اطاعت، تعبد اور بندگی صاحب اقتدار کے آگے جھک جانے والے کی طرف سے (۳) قاعدہ، ضابطہ اور طریقہ جس کی پابندی کی جائے (۴) محاسبہ اور فیصلہ اور جزاء و سزا۔ (صفحہ ۱۵۸)

مودودی صاحب نے لفظ "دین" کا ایک اور نیا مفہوم پیش فرمایا ہے:

"یہاں تک تو قرآن اس لفظ کو قریب قریب انہی مفہومات میں استعمال کرتا ہے جنہیں یہ اہل عرب کی بول چال میں مستعمل تھا لیکن اسکے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لفظ "دین" کو ایک جامع اصطلاح کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے اور اس سے مراد ایک ایسا نظام زندگی لیتا ہے جس میں انسان کسی کا اقتدار اعلیٰ تسلیم کر کے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری پر عزت، ترقی اور انعام کا امیدوار ہو اور اس کی نافرمانی پر ذلت وخواری اور سزا سے ڈرے۔ غالباً دنیا کی کسی زبان میں کوئی اصطلاح ایسی جامع نہیں ہے جو اس پورے مفہوم پر حاوی ہو، موجودہ زمانے کا لفظ "اسٹیٹ" کسی حد تک اس کے قریب پہونچ گیا ہے لیکن ابھی اسکو دین کے پورے معنوی حدود پر حاوی ہونے کے لئے مزید وسعت درکار ہے۔ (صفحہ ۱۶۸۔ ۱۶۹)

مودودی صاحب کس صفائی سے "تفہیم قرآن" کے جملہ حقوق علمائے سلف سے چھین کر خود اپنے حق میں محفوظ فرمالیتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اس طرح سلف کا واسطہ ختم ہو جانے کے بعد "صراط مستقیم" سے انحراف اور تعبیر کلام الٰہی میں تحریف کی راہ تو کھل ہی گئی ہے۔ مودودی صاحب نے جب "دین" جیسے بنیادی لفظ کے لئے ایک نئے معنی تجویز فرمائے ہیں جس کے لئے وہ خود بھی اقراری ہیں کہ لفظ "دین" اس معنی میں عرب کی بول چال میں مستعمل نہ تھا، تو اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جب یہ لفظ اہل عرب میں اس مفہوم کے لئے معروف ومتعارف نہ تھا تو اہل عرب نے اس کے معنی سمجھے بھی تھے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ جواب تو یہی ہے کہ انھوں نے یہ مفہوم سمجھا بھی نہ ہوگا کیونکہ اس معنی میں یہ لفظ مستعمل ہی نہ تھا، تو پھر ایسی

صورت میں اس لفظ کا یہ مفہوم مودودی صاحب پر کہاں سے القا ہوا؟ یہی مقام دراصل عقیدۂ تحریف کا نقطۂ انحراف ہے جسے تحریف قرآنی کی خشتِ اول کہنا چاہئے۔ قابلِ تشویش اور موجبِ فکر بات یہ ہے کہ جب دین جیسا بنیادی لفظ ہی مودودی صاحب کی تحریف کا پہلا شکار ہو گیا تو اس بنیاد پر دین کی جو عمارت تعمیر ہوگی وہ اصل متوارث دین کی عمارت تو یقیناً نہ ہوگی۔

حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سے اعتماد اُٹھانے کی خطرناک کوشش:

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علمائے سلف پر تنقید واعتراض کے ذریعہ اُن پر سے بے اعتمادی کی فضا تیار کر کے دینِ حقیقی کے خلاف تکنیک کے لئے ذہن سازی کرنے میں مودودی صاحب نے جو کارنمایاں انجام دیا ہے اُسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مودودی صاحب کی تصنیفات میں تجدید واحیائے دین' تفہیمات' تفہیمات اور خلافت وملوکیت وغیرہ تو اس موضوع میں اُن کے شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

(۱) 'اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اُٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں' (تفہیمات/ ۲،ج ۲ بحوالہ اکابر امت/ ۵۷)

(۲) 'انسان کے نفس میں یہ ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل وفکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اسکو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر بھٹکا دیتی ہے اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں (تفہیمات)

(۳) 'احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہونچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمانِ صحت ہے نہ کہ علم الیقین (ترجمان القرآن)

(۴) ہم کسی حدیث کی نسبت ہی کریم ﷺ کی طرف کرو یا درست نہیں سمجھتے' (رسائل و مسائل بحوالہ اکاوامات) (۵) "آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جس (حدیث) کو وہ (محدثین) صحیح قرار دیتے ہیں وہ (حدیث) حقیقت میں بھی صحیح ہے۔ صحت کا کامل یقین کو خود ان محدثین کو بھی نہ تھا' (تفہیمات/۲۹۲) "محدثین جن بنیادوں پر احادیث کے صحیح یا غلط یا ضعیف وغیرہ ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں ان کے اندر کمزوری کے مختلف پہلو میں بیان کر چکا ہوں' (تفہیمات/۳۰۲) (۶) 'اصول روایت کو لے چھوڑیئے کہ اس دور تجدید میں اگلے وقتوں کی نکو اس کون سنتا ہے' (ترجمان القرآن) (۷) 'بسا اوقات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی بشری کمزوریوں کا غلبہ ہو جاتا تھا اور ایک دوسرے پر چوٹیں کر جاتے تھے' (تفہیمات/۳۲۰)

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اخلاق و کردار کی تصویر کشی کے لئے مودودی صاحب نے کیسی گمراہ کن تعبیر اختیار فرمائی ہے۔ مودودی صاحب پر کسی صحیح ترین حدیث سے بھی حجت قائم کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے اور احادیث کا ذخیرہ ان کے نزدیک بیکار ہے۔۔۔ "قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں' (تنقیحات/۱۳۳)

اگر کسی طور پر مودودی صاحب کسی حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو افسانہ یا نبی کا قیاس کا کر نا قابل عمل اور نا قابل یقین قرار دے سکتے ہیں جس کی مثالیں خود مودودی صاحب کی تحریروں سے پیش کی جاتی ہیں۔۔ مثلاً: 'یہ کانے دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے' (ترجمان القرآن)

جس کانے دجال کے خروج کے متعلق احادیث صحیحہ موجود ہیں اس کو افسانہ بتایا جا رہا ہے اسی دجال کے بارے میں مودودی صاحب فرماتے ہیں: 'ان امور کے

متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں وہ دراصل آپ کے قیاسات ہیں جن کے بارے میں آپ خود شک میں تھے" (ترجمان القرآن)

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب جو انبیاء کرام حضرات صحابہ کرام و ائمہ محدثین وغیرہ میں ایک سرے سے بشری کمزوریوں کا وجود ثابت فرماتے ہوئے بار بار اسی کی تکرار بھی فرما رہے ہیں۔۔ مقصد یہ ہے کہ ان حضرات کو ناقابل اعتماد ٹھہرانے کی مہم کسی طرح سر ہوجائے۔۔ یہ بھی ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ مودودی صاحب نے حدیث کے بنیادی اصول کو کمزور اور احادیث صحیحہ کو غیر معتبر بتا کر اس تمام ذخیرہ حدیث کو جو بخاری و مسلم ترمذی ابوداؤد اور دیگر محدثین کی صحاح اور سنن کی صورتوں میں امت محمدیہ کے پاس تھا اور اس کی جامعیت پر قوم مسلم کو ناز تھا ایک قلم غیر معتبر اور ناقابل عمل قرار دے کر پامال کر دیا۔ آئینہ مودودیت میں شیعیت کے بنیادی اور مشہور مسائل "جواز متعہ" اور "تقیہ" کی تصویر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

قرآن و تفاسیر اور خمینی و مودودی موقف:

دین و مذہب کے نام پر فتنہ گری کی تاریخ کا عام نسخہ ہے کہ تحقیق اور ریسرچ کا نام لیا جاتا ہے اور تنقیص و توہین کی بوچھاڑ بے داغ ہستیوں پر شروع کر دی جاتی ہے۔ ستم پیشہ لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب اٹھتا ہے تو قلم دعدوان کے خلاف راگیں پہلے الاپتا ہے۔ دین اسلام اور نظام قرآنی کے معاملہ میں کچھ ایسا ہی معاملہ خمینی صاحب کا بھی ہے۔ ان کے نزدیک آج تک قرآن مستوری ہے اگر وہ یہ بات اس معنی میں بول رہے ہیں کہ اصل قرآن امام غائب کے پاس ہے اور دنیا میں پڑھا جانے والا قرآن محرف و مبدل قرآن ہے تو ہم کہیں گے یہ تو ان کا رفض آواز دے رہا ہے۔ کچھ نہیں اس لئے ہم ان کی جس بات کو پیش کرنا چاہتے ہیں

اس میں انہوں نے اسی قرآن کو مستور اور اس کی تفسیروں کو ناکامل قرار دیا ہے:

"قرآن آج بھی مستور اور چھپا ہوا ہے۔ علماء و مفسرین نے قرآن کی کسی قدر تفسیر و شرح کی ہے لیکن جیسی تفسیر و تشریح ہونی چاہئے تھی نہیں ہوگی۔ شروع سے لے کر ہمارے دور تک کی جتنی تفسیریں پائی جاتی ہیں وہ سب تفسیریں نہیں ترجمے ہیں جن کا قرآن سے کسی حد تک تعلق ہے لیکن یہ تفسیریں قرآن کی مکمل تفسیریں کہلانے کی مستحق نہیں ہیں"

خمینی اقتدار میں اب قرآن کی کون سی تفسیر سامنے آئے گی جس سے دنیا بھر کے مفسرین قرآن نابلد رہے اور انہیں اس کا سراغ تک نہیں لگ سکا۔ اب یہ آنے والا زمانہ ہی بتائے گا۔ اسلام میں جن جدید راہوں کی نشاندہی خمینی صاحب جدید تفسیرات قرآنیہ کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں۔۔ مودودی صاحب بھی اس سلسلہ میں اُن کے ہم خیال نظر آتے ہیں۔۔ چنانچہ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ: "قرآن و سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں" (تنقیحات)

مودودی صاحب بھی تفسیر و حدیث کے نئے ذخیرے ہی کے شائقین میں تھے۔ تمام مجتہدین اور ائمہ اعلام کے تحقیقی و علمی کارناموں کو منسوخ کرنے اور نئی شاہراہِ عمل تعمیر کرنے کی فکر میں تھے۔ انہی مقاصد کے لئے بزرگانِ سلف پر بے لاگ تنقیدیں کیا کرتے تھے۔۔ خود لکھتے ہیں:

"میرا طریقہ یہ ہے کہ میں بزرگانِ سلف کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی و تنقیدی نگاہ ڈالتا ہوں جو کچھ حق پاتا ہوں اُسے حق کہتا ہوں اور جس چیز کو کتاب سنت کے لحاظ سے یا حکمتِ عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا اُسے صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں" (رسائل و مسائل)

"اس وقت کے حالات میں شاہراہ عمل تعمیر کرنے کے لئے ایسی مستقل قوت اجتہاد درکار ہے جو مجتہدین سلف میں سے کسی کے علوم اور منہاج کی پابند نہ ہو" (تجدید و احیائے دین)

مودودی صاحب جس شاہراہِ عمل کی تشکیل میں عمر بھر سرگرداں رہے وہ اتنی عظیم و برتر شئے ہے کہ اس سلسلہ میں انہیں علیٰ منہاج النبوۃ کے منتظمین سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بھی قطعاً ناکام نظر آتے ہیں: "جب تک اجتماعی زندگی میں تغیر نہ واقع ہو کسی مصنوعی تدبیر سے نظام حکومت میں کوئی مستقل تغیر نہیں کیا جاسکتا۔ عمر بن عبدالعزیز جیسا زبردست فرمانروا جس کی پشت پر تابعین کی ایک بڑی جماعت تھی اس معاملہ میں قطعاً ناکام ہو چکا ہے" (اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے/۲۰)

اور مودودی صاحب کی تحریر پڑھئے "معلوم نہیں وہ کس سنت کی تعریف کر رہے ہیں اور پتہ نہیں کس شریعت کی بدعت پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ شریعت محمدیہ اور اُسوۂ نبوی میں تو اُن کی اس بات کا سراغ نہیں ملتا ... انہوں نے لکھا:

"آپ کا یہ خیال کہ نبی ﷺ جتنی بڑی داڑھی رکھتے تھے اتنی ہی بڑی داڑھی رکھنا سنت یا اُسوۂ رسول ہے ...... مگر میرے نزدیک صرف یہی نہیں کہ یہ سنت کی صحیح تعریف نہیں ہے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ اس قسم کی چیزوں کو سنت قرار دینا اور پھر اس کی اتباع پر اصرار کرنا ایک سخت قسم کی بدعت اور ایک خطرناک تحریف دین ہے" (رسائل و مسائل)

شریعت کی نئی شاہراہ کھولنے سے پہلے ضروری تھا کہ پُرانی شاہراہوں کو ناکارہ قرار دیا جائے" چنانچہ ائمہ علام اور مجتہدین کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر کس جرأت و بے باکی سے اتہام طرازی کی گئی ہے۔۔۔ دیکھئے لکھتے ہیں:

"فقہا کا قانون اپنی سختیوں کی وجہ سے عورتوں کی زندگیوں کو تباہ کرنے والا اور انہیں مرتد بنانے والا ہے" (حقوق الزوجین)

مودودی صاحب کی نظر میں آج تک کوئی مجدد کامل گزرا ہی نہیں۔۔۔بس
آنجناب تجدید واحیائے دین کا کارنامہ انجام دیتے دیتے رہ گئے۔
'تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا۔
قریب تھا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اس منصب پر فائز ہو جاتے مگر کامیاب نہ
ہو سکے' (تجدید واحیائے دین)

مودودیت کو شیعیت کی تائید:

حضور نبی کریم ﷺ ہدایت کے راستہ کی رہبری فرماتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو
معیارِ حق بتا رہے ہیں۔ 'ما انا علیه واصحابی' جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔
میری روش پر چلو میرے صحابہ کی روش پر چلو۔ 'علیکم بسنتی وسنت الخلفاء
الراشدین' تم پر میری سنت لازم ہے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔
اب جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب کا بیباک گستاخانہ لب ولہجہ بھی ملاحظہ ہو۔
موصوف نے اپنی کتاب 'خلافت و ملوکیت' میں خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کو
زبردست تنقید کا نشانہ بنایا اور دستور جماعت اسلامی میں لکھا کہ 'رسول خدا کے سوا کسی انسان کو
معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔ کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو' (دستور
جماعت اسلامی ترجمان القرآن)
مودودی صاحب نے توہین صحابہ میں اپنے بے باک قلم سے اتنا کچھ لکھ دیا ہے کہ
شیعہ انہیں اپنا اور اپنے کام کا آدمی سمجھنے لگے ہیں۔ کسی کی گفتار ورفتار اُسے کسی
طبقہ کا دوست اور کسی طبقہ کا دشمن بناتی ہے۔ اوراق تاریخ کی ورق گردانی نے
مودودی صاحب کے ذہن سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قرآنی سیرت
محو کر دی ہے۔۔۔اور معلوم نہیں کن جذبات کے تحت انہوں نے انبیاء کرام کی ذوات

پر بھی تنقیدیں کیں اور صحابہ کرام کی حیات مبارکہ پر بھی اعتراضات وارد کئے۔

مودودی صاحب کی کتاب 'خلافت وملوکیت' وہ نادر تصنیف ہے جس نے احترام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قلعہ شامخ میں شگاف ڈال دیا ہے اور حد یہ ہے کہ فرقہ شیعہ اس کتاب کو اہانت صحابہ کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

ایک شیعی اخبار لکھتا ہے

'ہاں شیعہ' صحابہ کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھتے' اور بوقت ضرورت ان پر بحوالہ قرآن وحدیث وتاریخ تنقید کرتے ہیں ــــــ ملحوظ رہے کہ برادران اہل سنت کے نزدیک بھی صحابہ کرام تنقید سے بالاتر نہیں ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کے جید سنی عالم مولانا مودودی مرحوم نے اپنی کتاب 'خلافت وملوکیت' میں جابجا صحابہ پر تنقید فرمائی ہے اور یہ کتاب آج بھی کھلے بندوں بازار میں فروخت ہو رہی ہے" (ہفت روزہ رضا کار لاہور)

خلافت وملوکیت کی شیعیت نوازی کا اعتراف اس فرقہ کے ایک لیڈر کرنل غفار مہدی نے بڑی والہیت سے کیا ہے:

'یہ چند سطریں میں مولانا سے اپنی عقیدت کے اظہار میں لکھ رہا ہوں۔ مولانا سے میں پہلی بار ان کی مشہور تصنیف 'خلافت وملوکیت' پڑھ کر متعارف ہوا۔ اس کتاب کے مطالعہ نے میرے ذہن پر مولانا کی شخصیت کو ایک غیر متعصب عالم اور ایک عظیم تاریخ داں کی حیثیت سے مسلط کر دیا........ میں مولانا کو شیعہ سنی اتحاد کا علم بردار تصور کرتا ہوں' (ہفت روزہ رضا کار لاہور)

شیعہ ماہنامہ 'پیام عمل' لاہور دسمبر ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں ("کیا صحابہ معیار حق ہیں' کے تحت دستور جماعت کی دفعہ ۶ پیش کرتے ہوئے) لکھتا ہے:

(الف) "یہی تو ہم بھی کہتے ہیں اور یہی ہمارا سب سے بڑا جرم ہے" (پیام عمل ص ۱۱)

(ب) "(صحابہ مرجع نہیں" کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق مودودی صاحب کی ایک عبارت ترجمان القرآن نومبر ۱۹۶۳ء سے نقل کرکے لکھتا ہے)

"پھر شیعہ قابل گردن زدنی کیوں سمجھے جاتے ہیں" (حوالہ بالا)

(ج) "اگر یہی تنقید (جو خلافت و ملوکیت وغیرہ میں ہے) ایک شیعہ کے قلم سے شائع ہوتی تو یقیناً صحابہ کرام پر سب وشتم قرار دی جاتی (اخبار رضا کار ۱۶ جولائی ۱۹۶۵)

(بحوالہ مودودی صاحب اکابر امت کی نظر میں/۱۱۴)

مودودیت کی خطرناکی ایک نظر میں

مودودی صاحب کی تحریک اور انکے لٹریچر میں پائی جانے والی خطرناکیاں وزہرناکیاں یوں تو گوناگوں اور نوع بہ نوع ہیں لیکن انھیں آسانی سے سرسری طور پر مندرجہ ذیل چند عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ تنقیص شان سرور کائنات ﷺ

۲۔ تنقیص دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام

۳۔ تنقیص وتنقید صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۴۔ تنقید مجددین ومصلحین امت رحمہم اللہ

۵۔ استخفاف سنن نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

۶۔ استخفاف واستہزائے اشغال حضرات صوفیہ

۷۔ استہزائے وضع صلحائے امت ۸۔ انکار سنت

۹۔ انکار حدیث ۱۰۔ انکار معجزات کی ذہن سازی

مندرجہ بالا تمام عنوانات میں شیعہ اور جماعت اسلامی کا ایک ہی موقف ہے۔

توہینِ رسالت اور شیعہ مذہب

خمینی صاحب نے اپنے امام غائب مہدی موعود کے جشنِ ولادت کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے (۱۵ شعبان ۱۴۰۰ھ) انبیاء و رُسل کی شان میں یہ گستاخانہ باتیں کیں:

تمام انبیاء دُنیا میں عدالت کے اُصول کو ثابت و قائم کرنے کے لئے آئے لیکن وہ حضرات اپنے مقصدِ بعثت میں کامیاب نہ ہو سکے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے، جو انسانیت کی اصلاح، عدالت کے نفاذ اور انسانوں کی تربیت کی غرض سے دُنیا میں آئے۔۔۔ یقیناً جو شخص اس مقصد میں عنقریب کامیاب ہوگا وہ مہدی موعود ہوں گے۔ یہ پوری دُنیا میں عدالت کی بنیاد کو قائم کریں گے اور انسان کی انسانیت و خصوصیت کو ثابت کریں گے نیز سارے عالم کی کجی کو درستگی سے بدل دیں گے۔ امام مہدی جنہیں اللہ تعالیٰ نے بشریت کے واسطے ذخیرہ بنا کر باقی رکھا ہے پورے عالم میں عدل کی اشاعت اور اُسے زندہ کرنے کی خدمت انجام دیں گے اور یقیناً اس کام میں کامیاب ہوں گے جسے قائم و ثابت کرنے میں انبیاء ناکام رہے ہم انہیں رئیس اور سردار نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اس سے بالاتر ہیں۔ ہم انہیں رجلِ اوّل بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کے بعد کوئی نہیں پایا جائے گا اور نہ ہی کوئی ان کا ثانی و مثیل ہے۔ ان ہی وجوہ سے 'مہدی موعود' کے علاوہ کسی اور لفظ سے ہم ان کی تعریف و توصیف کی قدرت نہیں رکھتے۔ (خطبہ امام خمینی نشریہ تہران ریڈیو مطبوعہ الرای العام کویت ۱۹۸۰/۶/۲۰)

توحید و رسالت پر ایمان رکھنے والا کون ایسا مسلمان ہے جو خمینی صاحب کے اِدعا پر چونک نہ اُٹھے گا اور دُنیا میں اسلامی انقلاب اور قیادتِ عظمیٰ کی بساط بچھانے والے خمینی صاحب سے بیزاری کا اعلان نہیں کرے گا۔

انبیاء و رُسل ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ایمان و رسالت کا معیار بن کر تحریف

لاتے رہے اور عالم گیتی کو خدائی عدالت سے لبریز کر دیا' جنہوں نے اپنے دور میں ایمان وحقانی عدالت کی شمعیں روشن کیں ۔۔۔بالخصوص خاتم الانبیاء سید الرسل حضور محمد عربی ﷺ جن کے دم سے ایمان وعدالت کے خدائی مشن کی تکمیل کا اعلان قرآن کریم بھی فرما چکا ہے مگر خمینی صاحب جس اسلام کے پیرو ہیں اس میں معصوم گروہ انبیاء ورسل کے علاوہ بھی کوئی ذات ایسی ہے جو ان سب سے افضل واعلیٰ برتر وبالا ہے۔ الحمدللہ کہ اہل سنت جو قرآن مجید' رسول خاتم اور اصحاب وانصار والے اسلام کے پیرو ہیں ۔۔ اُن کے نزدیک ایسی کوئی ذات نہیں جو مخلوقات عالم میں انبیاء ورسل سے افضل ہو اور اہل سنت کا اسلام تو چودہ سو سال پیشتر مکمل ہو چکا ہے۔ ہر نہج اور ہر عنوان سے کامل اور مکمل ہے۔ کسی طور سے بھی اُسے غیر کامل سمجھنے والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

خمینی صاحب اپنے ایسی گمراہ کن خیالات کو اپنی اور تقریروں میں بھی ظاہر کر چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ اسلام ابتدائے دور سے آج تک مکمل کامیابی سے سرفراز نہیں ہو سکا۔ امام الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جشن میلاد کی تقریر میں انہوں نے کہا: **انی متأسف لامرین احدهما ان نظام الحکم الاسلامی لم ینجح منذ بجر الاسلام الیٰ یومنا هذا — وحتیٰ فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یستقم** (ماخوذ از ترجمان 'ایشیا' مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ) مجھے دو باتوں کا افسوس ہے ایک یہ کہ اسلامی نظام حکومت اسلام کے ابتدائی دور سے اب تک مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکا حتی کہ رسول اسلام ﷺ کے زمانے میں بھی حکومت اسلامی کا نظام پورے طور پر برپا نہ ہو سکا۔

حصول اقتدار اور کرسی سلطنت پر تمکن کو ہی اسلامی کامیابی و کامرانی 'اور فوز وفلاح کا معیار سمجھنے والوں کی اس دور میں کمی نہیں ہے۔ خمینی صاحب ایران میں آج نمبر ایک کی شخصیت ہیں تو انہیں انبیاء ورسل بھی معاذاللہ کمتر اور حقیر دکھائی دے رہے ہیں۔

توہینِ رسالت اور مودودی صاحب

مودودی صاحب بھی اقامتِ دین کا مطلب حکومتی اقتدار کا حصول لیتے رہے۔ شیعی صاحب کا تعلق رافضی فرقہ سے ہے جس کا مسلمانانِ عالم سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مودودی صاحب اور شیعی صاحب کی تحریروں میں ایسی باتیں ملتی ہیں جو عقیدۂ رسالت کے سلسلہ میں دونوں کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کرتی ہیں یعنی وہی توہین منصبِ رسالت۔

مودودی صاحب کا بے باک قلم رسول اکرم ﷺ کے خطبات اور تقریر و تذکیر کے بارے میں ناکامی کا الزام بھی لگا چکا ہے۔۔۔ لکھتے ہیں: "لیکن وعظ و تلقین میں ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی" (الجہاد فی الاسلام/۱۷۴)

حضور ﷺ پر ربِ کائنات نے جس "فریضۂ رسالت" کی ذمہ داری دی تھی، مودودی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ سے اس میں معاذ اللہ کوتاہی بھی ہوئی:

"اس طرح جب وہ کام تکمیل کو پہنچ گیا جس پر محمد ﷺ کو مامور کیا گیا تو آپ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کارنامے کو اپنا کارنامہ سمجھ کر کہیں فخر نہ کرنے لگ جانا نقص سے پاک، بے عیب ذات اور کامل ذات صرف تمہارے رب ہی کی ہے۔ لہٰذا اس کارِ عظیم کی انجام دہی پر اس کی تسبیح اور حمد و ثنا کرو اور اس ذات سے درخواست کرو کہ مالک اس ۲۳ سال کے زمانہ خدمت میں اپنے فرائض ادا کرنے میں جو خامیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوگئی ہیں انہیں معاف فرما دے"
(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں/۱۵۶)

سورۂ نصر کی تشریح کرتے ہوئے بھی اسی بات کو لکھا ہے:

"اس کے بعد آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ اللہ کی حمد اور اس کی تسبیح کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ اس کے فضل سے آپ اتنا بڑا کام انجام دینے میں کامیاب ہوئے اور اس سے دعا کریں کہ اس خدمت کی انجام دہی میں جو بھول یا کوتاہی بھی آپ سے ہوئی ہے اسے وہ معاف فرما دے"
(تفہیم القرآن/[illegible])

مودودی صاحب نے اسی سورہ کی تفسیر میں اس بات کو تاکید اً پھر دہرایا:

'یعنی اپنے رب سے دُعا مانگو کہ جو خدمت اُس نے تمہارے سپرد کی تھی اُس کو انجام دینے میں تم سے جو بھول چوک یا کوتاہی بھی ہوئی ہو اس سے چشم پوشی اور درگزر فرمائے' (تفہیم القرآن ج ۶/ ۵۱۷)

دیکھا آپ نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں مودودی صاحب کے قلم نے نبی کو کس گستاخی سے پامال کرنے کی جسارت کی ہے اور دیکھئے رسالتِ محمدی کی کامیابی پر اپنی سیاسی نگاہ ڈالتے ہوئے 'اسباب وعلل کی تلاش میں مودودی صاحب نے رسول اکرم ﷺ کے خدائی تعلق اور نصرت وحکم ربانی کو کس طرح فراموش کیا ہے' لکھتے ہیں:

'نبی ﷺ کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا' اگر خدانخواستہ آپ کو بودے' کم ہمت' ضعیف الارادہ اور نا قابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟'

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں/ ۱۷)

مودودی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ کو دعوت اسلام کے سلسلے میں جو کامیابی حاصل ہوئی اس کا سہرا خود حضور ﷺ کے سر نہ تھا بلکہ اس میں سارا کمال آپ کے ساتھیوں کا تھا۔ یعنی نعوذ باللہ مودودی کو بھی حضرات ابوبکر و عمر، علی و خالد اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے افراد مل جاتے تو موصوف بھی اپنی دعوت کے درمیان بدر و حنین کے نقشے پیش کر سکتے تھے۔

''آپ کا ایسا احترام جو تنقید سے مانع ہو احترام نہیں 'بت پرستی ہے' اور اس بت پرستی کو مٹانا منجملہ ان مقاصد کے اہم ہے جس کو جماعت اسلامی اپنے پیش نظر رکھتی ہے''

(ترجمان القرآن/ ۳۲۷)

جماعت اسلامی کے لوگوں نے مودودی صاحب کے ساتھ اُن کی زندگی میں ایسے ہی احترام کا معاملہ روا رکھا اور انہیں ہر قسم کی تنقید سے بالاتر سمجھتے ہوئے اُن کی ذہنی غلامی

میں بھی مبتلا رہے جو جتول مودودی صاحب 'بت پرستی' ہے اور اسے مولانا صاحب اسلامی کا ایک اہم مقصد بھی ہے۔۔۔ افسوس کہ موصوف کی وفات پر انھیں امریکہ سے لاکر پاکستان ہی میں بلکہ خود انھیں کے کمرہ میں دفن کیا گیا کہ وفات کے بعد بھی 'بت پرستی' کا شغل جاری رہے۔

''حضرت خاتم الانبیاء ﷺ بشری کمزوریوں سے بالاتر نہیں ہیں' نہ وہ فوق البشر ہے' نہ بشری کمزوریوں سے بالاتر ہے۔ کس جاہل نے کہا ہے کہ وہ فوق البشر ہے' (ترجمان القرآن اپریل ۱۹۷۶) جو شخص لوازم بشری اور بشری کمزوری کے درمیانی فرق سے بھی بے خبر ہو وہ جاہل ہے یا وہ جاہل ہے جو حضور ﷺ کو بشری کمزوریوں سے بالاتر تصور کرتا ہے؟

نبی ان پڑھ چرواہا: 'یہ قانون جو ریگستان عرب کے اَن پڑھ چرواہے نے دُنیا کے سامنے پیش کیا' (پردہ/۱۵۰) **نبی کریم کچھ نہ جانتے تھے:** 'آپ کا یہ حال تھا کہ جب تک وحی نے رہنمائی نہ کی آپ ٹھٹھکے کھڑے تھے اور کچھ نہ جانتے تھے کہ راستہ کدھر ہے' (ترجمان القرآن) **حضور کو ایمان کا حال معلوم نہ تھا:** 'تم کچھ نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے' (رسائل و مسائل)

حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا: 'حضور کو اپنے زمانے میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا' (ترجمان القرآن)

امہات المومنین کی شان میں مودودی صاحب کا روایتی جارحانہ انداز:

نبوت و رسالت کا مقام بہت ہی نازک ہے۔ کسی نبی (علیہ السلام) کے بارے میں کوئی ایسی تعبیر روا نہیں جو اُن کے مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ پورا ذخیرۂ حدیث دیکھ لیا جائے' ایک لفظ ایسا نہیں ملے گا جس میں کسی نبی کی شان میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ کمی کا شائبہ پایا جاتا ہو' لیکن مودودی صاحب

کا قلم حریم نبوت تک پہنچ کر بھی ادب نا آشنا رہتا ہے اور وہ بڑی بے تکلفی و جسارت کے ساتھ تنقید کرتے ہیں۔ موصوف اپنے آزار قلم سے لکھتے ہیں۔

"(امہات المومنین) نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں کچھ زیادہ جری ہو گئی تھیں اور حضور ﷺ سے زبان درازی کرنے لگی تھیں۔ (ہفت روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۶ء)

امہات المومنین کے حق میں موصوف کا یہ فقرہ نہ صرف غیر شائستہ بلکہ گستاخانہ ہے اگر یہی فقرہ مودودی صاحب کی بیوی کے حق میں استعمال کیا جائے تو اُن کے حلقہ میں کہرام مچ جائے گا۔ مودودی قلم کے یہی سب تیور ہیں جن کو شیعوں نے "حق گوئی" سے تعبیر کیا ہے بلکہ انہیں اور اُن کے گروپ کو اپنے کام کا سمجھ کر اپنایا ہے۔

غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اس فقرہ میں مضاف (امہات المومنین) سے زیادہ مضاف الیہ (حضور نبی کریم ﷺ) کے حق میں بے ادبی نظر آئے گی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مودودی صاحب کی بیوی نہ تو امہات المومنین سے بڑھ کر مہذب اور شائستہ ہے اور نہ ہی مودودی صاحب حضور نبی کریم ﷺ سے زیادہ مقدس ہیں۔ اب اگر مودودی صاحب کا کوئی عقیدت مند یہ کہہ ڈالے کہ مودودی صاحب کی بیوی اُن کے سامنے زبان درازی کرتی ہے تو مودودی صاحب اس فقرے میں اپنی ہتک اور ہتک عزت محسوس فرمائیں گے۔ بس جو فقرہ خود مودودی صاحب کے حق میں گستاخی تصور کیا جاتا ہے" میں نہیں سمجھتا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ اور امہات المومنین کے حق میں سوء ادب کیوں نہیں؟

الغرض مودودی صاحب کے قلم سے جو گستاخیاں سرزد ہوئے ہیں وہ سوء ادب میں داخل ہیں یا نہیں آؤ اس کا ایک معیار تو یہی ہے کہ اگر ایسے فقرے خود مودودی صاحب کے حق میں سوء ادب میں شمار ہو کر ان کے عقیدت مندوں کی دل آزاری کا موجب ہو سکتے ہیں تو ان کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں بھی سوء ادب ہیں اور جو لوگ نبوت و رسالت پر ایمان رکھتے ہیں ان کی دل آزاری کا سبب ہیں۔

دوسرا معیار یہ ہو سکتا ہے کہ آیا اردو میں جب یہ فقرے استعمال کئے جائیں تو اہل

زبان ان کا کیا مفہوم سمجھتے ہیں؟ اگر ان دونوں معیاروں پر جانچنے کے بعد یہ طے ہو جائے کہ واقعی ان کلمات میں سوء ادب ہے تو اس بات پر یقین کر لینا چاہیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں ادنیٰ سوء ادب بھی سلب ایمان کی علامت ہے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن مومنین کی مائیں ہیں۔ اب جس شخص کا ایمان سلب ہو جائے وہ مومن ہی نہیں ۔۔ لہٰذا وہ مقدس ماؤں کا بیٹا ہی نہیں رہا۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی تنقیصِ شان :

'انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار پر قائم رہے جو مومن کے لئے مقرر کیا گیا ہے بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے (ترجمان القرآن) 'انبیائے کرام سے قصور بھی ہو جاتے تھے اور انہیں سزا بھی دی جاتی تھی' (ماہنامہ ترجمان القرآن)

تفہیمات میں 'نفس شریر' کے بارے میں لکھتے ہوئے کہہ گئے کہ: 'اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں' (تفہیمات)

'ہر شخص خدا کا بندہ ہے جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی' (ترجمان القرآن)

مودودی صاحب نے نہایت بے باکی سے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو اپنی تفہیمات میں اسرائیلی چرواہا کہہ مارا ہے۔ ترجمان القرآن میں لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ملنگ ہیں' یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں رب العالمین کا رسول ہوں' 'نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا' (رسائل و مسائل)

سیدنا یوسف علیہ السلام کو اٹلی کے مسولینی سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: 'یہ محض

وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ ڈکٹیٹرشپ کا مطالبہ تھا' اور اس کے نتیجے میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے (تفہیمات)

حضرت داؤد علیہ السلام کے فعل میں خواہش نفس کا کچھ دخل تھا' اس کا حاکمانہ اقتدار کے نامناسب استعمال سے بھی کوئی تعلق تھا' اور وہ کوئی ایسا فعل تھا جو حق کے ساتھ حکومت کرنے والے کسی فرماں روا کو زیب نہ دیتا تھا'' (تفہیم القرآن)

''حضرت نوح علیہ السلام اپنی بشری کمزوریوں سے مغلوب اور جاہلیت کے جذبہ کا شکار ہو گئے تھے'' (تفہیم القرآن)

یونس علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں: 'حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں' (تفہیم القرآن)

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام حکومت الہیہ قائم نہ کر کے صرف زمین تیار کر کے رہ گئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کا حکومت الہیہ قائم کرنے سے پہلے ہی کام ختم ہو گیا (تجدید و احیائے دین)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شرک کا ارتکاب: 'جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تارے کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب چاند سورج کو دیکھ کر انہیں اپنا رب کہا تو کیا وہ اس وقت عارضی طور پر ہی سہی شرک میں مبتلا ہو گئے تھے' (تفہیم القرآن)

صحابہ کرام اور شیعہ مذہب

صحابہ کرام پر طعن و تشنیع اور ان سے اظہار برأت شیعیت کا شعار ہے۔ اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ جو صحابہ کرام پر طعن کرے وہ ملحد اور اسلام کا دشمن ہے۔

اس کا علاج اگر توبہ نہ کرے، تو تلوار ہے ۔۔۔ صحابہ کرام پر تبرا کرنے والا زندیق اور منافق ہے (الکبائر للذہبی) صحابہ کرام کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اہل ایمان سے دشمنی یہود کا شیوہ اور کافروں کی علامت ہے۔ یہود کے مانند شیعہ بھی صحابہ کرام کے سب سے بڑے اور بدترین دشمن ہیں۔ شیعہ بھی چونکہ اپنی عادات واطوار عقائد وخصوصیات کے اعتبار سے یہود کا ایک فرقہ ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیعیت یہودیت ہی کا چربہ ہے۔ ابن عبدالبر صدیوں پہلے کہہ چکے ہیں کہ یہودی اور رافضی ایک ہی سکہ کے دو رخ ہیں۔

صحابہ کرام اور جماعت اسلامی

مودودی صاحب میں چونکہ رفض وتشیع کے جراثیم پوری طرح سرایت کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں فرقوں کے درمیان گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔ شیعوں کے مانند مودودی صاحب بھی صحابہ کرام کو طعن وتشنیع اور باطنی خباثتوں کا نشانہ بنانے میں کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔۔صحابہ کرام کے بارے میں بُری ذہنیت شیعیت کی دین ہے۔جن کے دل و دماغ میں شیعیت اور رافضیت کے جراثیم ہوتے ہیں انھیں کی زبان سے صحابہ کرام کے بارے میں اُن کی عظمت وشان کے خلاف بات نکلتی ہے۔ مودودی صاحب نے توہین صحابہ کرام کے علاوہ کوئی اور جرم نہ بھی کیا ہوتا تو بھی اُن کو گمراہ ہونے کے لئے کافی تھا لیکن مودودی صاحب توہین صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ سینکڑوں قسم کی ضلالتوں میں مبتلا ہیں۔

تمام اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ خلفائے راشدین کا عمل مستقل سنت ہے اور

اُن کی سنت کی اتباع بحکم حدیث نبوی علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین لازم ہے۔ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرنے کا حکم اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور اس پر بہت سے شرعی دلائل ہیں لیکن مودودی صاحب کا یہ مذہب نہیں ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ ہم خلفائے راشدین کی انھیں سنتوں کو قبول کریں گے جو حضور ﷺ کے قول وعمل سے موافق ہوگی۔ خلفائے راشدین کی مستقل سنت دین میں حجت نہیں ہے۔ اسلام کی اصل روح بسے صرف مودودی صاحب ہی سمجھ سکے ہیں۔۔۔اس سلسلہ میں صحابہ بار بار غلطیاں کرتے تھے۔۔مودودی صاحب لکھتے ہیں:

'صحابہ کرام جہاد فی سبیل اللہ کی اصلی اسپرٹ سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے' (ترجمان القرآن) 'ایک مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا بے نفس متورع اور سراپا للّٰہیت بھی اسلام کے نازک ترین مطالبہ کو پورا کرنے سے چوک گیا' (ترجمان القرآن)

خلفائے راشدین کی دینی وشرعی حیثیت کو پامال کرنے کا یہ انوکھا انداز قابل غور ہے:

'خلفائے راشدین کے فیصلے بھی اسلام میں قانون نہیں قرار پاتے جو انہوں نے قاضی کی حیثیت سے کئے تھے' (خلافت وملوکیت)

'حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن پر اس کار عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا' ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو اُن کے جلیل القدر پیشروؤں کو عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا' (تجدید واحیائے دین)

'حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ کسی نے کیا ہو' اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا' نہ عقل وانصاف کا تقاضا اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے' کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ کہا

"کسی مقام پر بھی صحابہ کرام کے انفرادی افعال اور اعمال ہمارے لئے مستقل اسوہ اور مرجع قرار نہیں دیا گیا" (ترجمان القرآن) "رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے" (دستور جماعت اسلامی)

"حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی اُن کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا" (تفہیمات)

اصحاب نبی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو صحبت رسول کے اثر سے صبغۃ اللہ میں پورے طور پر رنگ گئے تھے اور جنھوں نے دُنیا کو قرآنی اور مصطفوی رنگ میں ڈھالنے کے لئے جان و مال کی بازی لگائی اُن پر اگر کوئی یہ الزام دھرے کہ وہ یہودی اخلاق کے زیر اثر تھے تو یہ کتنا بھیانک جُرم ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر اُن سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے" (تفہیمات)

سیدنا خالد بن ولید سیف اللہ (رضی اللہ عنہ) جن کی خارا شگاف شمشیر نے اعدائے اسلام کے کلیجوں کو چھلنی کر دیا اور جو شرک و کفر کے طوفانوں میں توحید وللہیت کی شمع فروزاں تا عمر جلاتے رہے۔ اُن کے بارے میں مودودی صاحب فرماتے ہیں:

"اسلام کی عاقلانہ ذہنیت کسی خفیف سے خفیف غیر اسلامی جذبہ کی شرکت بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ اور اس معاملہ میں اس قدر حس کے میلانات سے متنفر ہے کہ حضرت خالد بن ولید جیسے صاحب فہم انسان کو اس کی تمیز مشکل ہو گئی" (ترجمان القرآن)

اور صحابی رسول کاتب وحی پر الزام و بہتان کی اس شنیع روش کو بھی مدنظر رکھئے:

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس (زیاد) کو اپنا حامی و مددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زناکاری پر شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچا کر زیاد کو اپنا

(ابوسفیان) کا ولد الحرام ہے' پھر اُسے اسی بنیاد پر اپنا بھائی' اور اپنے خاندان کا فرد قرار دیا' یہ فعل اخلاقی حیثیت سے جیسا کچھ مکروہ ہے وہ تو ظاہر ہی ہے مگر قانونی حیثیت سے بھی یہ ایک صریح ناجائز فعل تھا کیونکہ شریعت میں کوئی نسب زنا سے ثابت نہیں ہوتا' (خلافت و ملوکیت)

حالانکہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوسفیان نے اُن کی ماں سے جاہلی اصولوں کے مطابق نکاح کیا تھا جس کو اسلام نے منسوخ کر دیا مگر اس سے پیدا ہونے والی اولاد کو ولد الحرام یا غیر ثابت النسب قرار نہیں دیا۔۔ (تفصیل کے لئے تاریخ ابن الاثیر جلد ۳ / ابن خلدون جلد ۳ دیکھیں)

خمینی مودودی تعلقات:

ایرانی رہنما خمینی صاحب اور بانی جماعت اسلامی مودودی صاحب کے درمیان تعلقات کا اندازہ لگا ئیے۔۔ پاکستانی شیعہ لیڈر ریٹائرڈ کرنل غلام مہدی لکھتے ہے:

'' نشاۃ ثانیہ کے عظیم مجاہد آیت اللہ خمینی' مولانا مودودی کو بہت عزت واحترام کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ بحیثیت اسلامی مفکر کے سید مودودی صاحب ایران میں پاکستان کی نسبت زیادہ بلند مقام رکھتے ہیں' (جسارت کراچی مولانا مودودی نمبر)

مودودی صاحب کی موت پر لاہور کے ہفت روزہ اخبار 'شیعہ' نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مودودی صاحب کی شیعہ نوازی کا کھلا اعتراف کیا ہے:

'مرحوم اپنا مخصوص عقیدہ رکھنے کے باوجود ایک صلح کل انسان تھے اور حق بات کہنے میں ذرا بھی نہ جھجکتے تھے اُن کی تصنیف خلافت و ملوکیت ہمیشہ یادگار رہے گی' (خلافت روزہ شیعہ لاہور ۱۹۷۹ء اکتوبر ۱۹۷۹ء)

مودودی خمینی بھائی بھائی: جب خمینی برسراقتدار آئے تو مودودی صاحب نے اُن کی خدمت میں ایک وفد روانہ کیا (ہفت روزہ شیعہ لاہور/اکتوبر ۱۹۷۹) اس کے ذریعہ باہمی عہد و پیمان کی توثیق ہوئی اور جماعت اسلامی کو ایران کی سرپرستی حاصل ہوگئی۔ اسی طرح ایرانی شیعی حکومت کی طرف سے مودودی صاحب کے پاس خمینی صاحب کا بھیجا ہوا ایک وفد ۷/جنوری کو کراچی ایرپورٹ پر اترا تھا جس کے استقبال میں جماعت اسلامی کے سربرآوردگان نے جو جوش و خروش دکھایا۔۔رنگ برنگے جھنڈے جھنڈیاں لہرائیں۔۔شیعیت اور شمیت سے ہم پیالہ وہم نوالہ ہونے کے بینر سجائے۔۔ ☆ خمینی ہمارا رہنما ہے ☆ خمینی اور مودودی ہمارے رہنما ہیں۔ ☆ مودودی خمینی بھائی بھائی وغیرہ نعرے لگائے اور جماعت اسلامی کے پاکستانی مرکز اعظم منصورہ میں سب نے مل کر کھانا کھایا اور پُر تکلف دعوت سے محظوظ ہوئے۔

جماعتی آرگن ہفت روزہ ایشیا جنوری ۱۹۷۹ کی اداریہ سے چند باتیں صاف ظاہر ہیں: (۱) جماعت اسلامی مودودی تنظیم کے لوگ بھی جناب خمینی کو آیت اللہ روح اللہ کہتے ہیں (۲) جیسے ایرانی قوم کے دل کی دھڑکن خمینی صاحب اسی طرح پاکستان کی رُوح مودودی صاحب ہیں (۳) شیعوں کا احترام و استقبال اور اُن کے ساتھ تعلقات کوئی معیوب شے نہیں (۴) ایرانی شیعہ حضرات کے لئے خمینی صاحب کی طرح مودودی صاحب بھی رہبر ہیں اور مودودی صاحب کے ہمنوا اپنے پیشوا کی طرح خمینی صاحب کو بھی اپنا امام و مقتدا تسلیم کرتے ہیں۔

خمینی صاحب اور مودودی صاحب کا اتحاد یقیناً بین الاقوامی چیز ہے جس پر جماعت اسلامی کے لوگ جتنی بھی خوشی منائیں کم ہے۔ ہفت روزہ ایشیا میں غافل کرنالوی کی نظم اس کا منہ بولتا ثبوت ہے

خدا کے نام پر ایران و پاک ایک ہوئے ہے اُن کا سوزِ جنوں ایک اور مزاج بھی ایک
اِدھر خمینی اگر ہے اُدھر ہے مودودی یہ کل بھی ایک تنظیم تھے اور آج بھی ایک
سلام ملتِ ایراں کے جاں نثاروں کو کہ جن کے خون سے ہوئی کشتِ دینِ حق سیراب
نکھار رہی ہے چراغِ یقیں ہر اک دل میں امام پاک خمینی کی فکرِ عالم تاب
کہیں پناہ ملے گی نہ اب اندھیروں کو
اک آفتاب اِدھر ہے اک آفتاب اُدھر

مودودی صاحب اور اُن کی تنظیم کے لوگ عام طور سے شیعوں کے پیچھے باجماعت نماز بھی پڑھتے ہیں۔ پاکستانی جماعت اسلامی کے رہنما میاں محمد طفیل نے تو دورۂ ایران کے موقع پر اپنے دینی معمولات سے ثابت ہی کر دیا کہ ان کے نزدیک 'خمینی صاحب دُنیا بھر کے مسلمانوں کے رہنما ہیں'۔

میاں طفیل اور اسلامی تحریکوں کے نمائندوں نے تہران میں آقائے خمینی کی امامت میں نماز بھی ادا کی اور انہیں دین اور دُنیا کا رہنما تسلیم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے۔

مودودی صاحب اور خمینی صاحب ان دونوں رہنماؤں کی باہمی ملاقات نہ ہو سکی اور مودودی صاحب یہ حسرت ناکام لئے ہوئے دُنیا سے چلے گئے۔ مودودی صاحب اپنی بیماری کی حالت میں بھی یہ تمنا رکھتے تھے کہ صحت یاب ہو جاؤں تو آقائے خمینی کے آستانے پر حاضری دوں۔ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی کے اسٹاف رپورٹر نے ۱۵/ اکتوبر کی شام کو مودودی صاحب کی تعزیت میں منعقدہ تقریب میں شریک ذمہ داران جماعت اسلامی کا یہ بیان بھی نوٹ کیا کہ:

'مولانا مودودی صحت یابی کے بعد ایران جا کر علامہ خمینی سے ملاقات کرنا چاہتے تھے۔۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی' (نوائے وقت راولپنڈی ۲۰ نومبر ۱۹۷۹)

مودودی صاحب کی موت پر شیعی تعزیت:

مودودی صاحب کی موت پر شیعی حکومت کی طرف سے باقاعدہ ایک تعزیتی وفد آیت اللہ یحییٰ نذری کی قیادت میں اچھرہ آیا تھا اور پھر مودودی صاحب کی قبر پر حاضر ہوا تھا اور اُن کے پسماندگان سے ملاقات بھی کی تھی۔ مودودی صاحب کی موت کو شیعی صاحب اور ان کی شیعہ برادری نے اپنا بہت خسارہ بتایا۔۔ مودودی صاحب کا جو وصف انہیں بہت پسند تھا بعض نے اس کا ذکر بھی کیا: "آیت اللہ شیعی صاحب نے اپنے ہم مقصد مودودی صاحب کی موت پر بڑے دکھ درد کا اظہار کیا اور اُسے دُنیائے اسلام (جسے وہ اسلامی دُنیا سمجھتے ہیں) کا نقصان قرار دیا" انہوں نے کہا: "ان (مودودی صاحب) کی اسلامی فکر نے پوری اسلامی دُنیا میں انقلاب کی تحریک پیدا کردی۔ اُن کی اِن کوششوں کے نتیجے میں انشاء اللہ دُنیا بھر میں اسی طرح اسلامی انقلاب برپا ہوکر رہے گا جس طرح ایران میں اسلام کو غلبہ نصیب ہوا ہے" (ماہنامہ پیغام اسلام برمنگھم اکتوبر نومبر ۱۹۷۹)

اسی طرح ایران کے اہم شیعی عالم اور انقلابی تحریک کے رہنما آیت اللہ کاظمی شریعت مداری کہتے ہیں: "ایران کی مسلم اُمّت کے لئے مولانا مودودی کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو انہوں نے شہنشاہ کی آمریت کے خلاف ایرانی عوام کی جدوجہد کے وقت انجام دیں" (ماہنامہ پیغام اسلام برمنگھم اکتوبر نومبر ۱۹۷۹)

مودودی صاحب کی موت پر ایرانی حکومت کے ذمہ دار شیعہ رہنما کاظم شریعت مدار نے ایران اور شیعی دُنیا سے مودودی صاحب کے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان دیا کہ: "انہوں (مودودی صاحب) نے ملت اسلامیہ کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور ایران میں اسلامی انقلاب کی حمایت کر کے ایرانی عوام کے دل

موے۔ وہ ہماری نوجوان نسل کے لئے روشنی کے مینار تھے اُن کی وفات پر پورا ایران سوگوار ہے' (ہفت روزہ شیعہ لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

مودودی صاحب کے لئے تعزیتی اداریہ لکھتے ہوئے ہفت روزہ شیعہ کا مدیر رقمطراز ہے:

'انہوں (مودودی صاحب) نے جداگانہ دینیات کے اجراء کی (حکومت پاکستان کے نزدیک) حمایت بھی کی اور بعض دیگر شیعہ سنی مسائل میں حق گوئی سے کام لیتے تھے' (ہفت روزہ شیعہ لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

شیعہ مجتہد نقی النقوی اپنے محسن مودودی صاحب کے متعلق بڑے تشکرانہ انداز میں معترف ہے: 'مرجعیت صحابہ' موقف اہل بیت' اور جواز متعہ ایسے موضوعات پر انہوں (مودودی صاحب) نے بڑی فراخدلی سے شیعہ نظریات کی صداقت تسلیم کی ہے' (متعہ اور اسلام/۳۶۵)

آخر میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام' ازواج النبی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابہ وائمہ رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں مودودی صاحب نہایت بے ادبی سے داخل ہوئے --- اور وہ بارگاہیں جہاں سے دُنیا کو ادب وآگہی کی دولت سرمدی میسر آئی' وہاں کا گستاخ وبے ادب اچھا نہیں کہا جاتا--- اور اسی بے باکی وگستاخی نے مودودی صاحب کو شیعوں کا منظور نظر بنادیا اور شیعی صاحب نے اُن کی تنظیم کو اہل سنت میں سے اپنی من پسند جماعت سمجھ کر نے ہموار کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو حق پر قائم رکھے اور باطل فرقوں کے فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے (آمین بجاہ سید المرسلین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن